فرض غسل کرنے کے بعد نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-565

تاریخ اجراء: 17 ربیع الاخر 1446ھ / 21 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا فرض غسل اگر سنت کے مطابق کر لیا جائے، تو اس سے نماز ہو جائے گی یا پھر الگ سے وضو کرنا ضروری ہو گا؟ نیز اگر اسی سے نماز پڑھ سکتے ہیں، تو کیا اس سے صرف ایک وقت کی نماز پڑھ سکتے ہیں یا جب تک وضو باقی رہے گا ساری نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فرض غسل میں چونکہ تمام بدن پر پانی بہایا جاتا ہے، جس کے ضمن میں اعضائے وضو پر بھی پانی بہہ جاتا ہے اور غسل کے ساتھ وضو بھی ہو جاتا ہے، لہذا غسل کے بعد الگ سے وضو کرنا ضروری نہیں، ہاں اگر غسل کے بعد وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی جائے، تو الگ سے وضو کرنا ہو گا، پھر جب تک وضو باقی رہے اُس سے جتنی چاہے نمازیں پڑھ سکتے ہیں، وہ سب کے لیے کافی ہو گا۔

احکام القرآن للجصاص میں ہے: "الجنب حين غسل سائر جسده فهو غاسل لهذه الأعضاء فقد قضى عهدة الآية لأنه متوضئ مغتسل فهو إن لم يفرد الوضوء قبل الاغتسال فقد أتى بالغسل على وضوء لأنه أعم منه" ترجمہ: جنبی شخص جب اپنے تمام جسم پر پانی بہاتا ہے، تو وہ (آیت میں مذکور) اِن اعضائے وضو پر بھی پانی بہاتا ہے، لہذا وہ آیت کے حکم کو پورا کر دیتا ہے، کیونکہ وہ وضو کرنے والا غسل کرنے والا کہلاتا ہے، لہذا اگر اس نے غسل کرنے سے پہلے الگ سے وضو نہیں کیا، تو وہ غسل کے ساتھ وضو کر لے گا، کیونکہ وہ اس سے (یعنی غسل، وضو) سے عام ہے۔ (احکام القرآن للجصاص، جلد 3، باب الغسل من الجنابۃ، صفحہ 375، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

جامع ترمذی کی حدیث پاک میں ہے:”عن عائشة، أن النبي صلی اللہ علیه وسلم کان لا یتوضأ بعد الغسل“ ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔ (جامع ترمذی، جلد1، صفحہ179، رقم الحدیث 107، مطبوعہ مصر)

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:”أي: اکتفاء بوضوئه الأول في الغسل، وهو سنة، أو باندراج ارتفاع الحدث الأصغر تحت ارتفاع الأکبر؛ بإیصال الماء إلی جمیع أعضائه، وهو رخصة“ ترجمہ: یعنی غسل میں پہلے وضو پر ہی اکتفاء کرتے ہوئے (بعد میں وضو نہیں فرماتے تھے) اور وہ (یعنی غسل سے پہلے وضو) سنتِ (مستحبہ) ہے، یا معنی یہ ہے کہ تمام اعضائے جسم پر پانی پہنچنے سے حدثِ اکبر کے تحت حدثِ اصغر کے شامل ہونے کی وجہ سے (غسل کے بعد الگ سے وضو نہیں فرماتے تھے)۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 2، باب الغسل، صفحہ430، دار الفکر، بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:”کیونکہ غسل سے پہلے وضو فرمالیتے تھے، وہ وضو نماز کے لیے کافی ہوتا تھا، بلکہ اگر کوئی شخص بغیر وضو کیے بھی غسل کرے اور پھر نماز پڑھ لے تو جائز ہے، کیونکہ طہارت کبریٰ کے ضمن میں طہارت صغریٰ بھی ہو جاتی ہے اور بڑے حدث کے ساتھ چھوٹا حدث بھی جاتا رہتا ہے۔“ (مرآۃ المناجیح، جلد1، صفحہ289، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم